کاتک شدی یکم

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے ماتا پتا اور جائے رہائش

ہندوستان کے صوبجات متحدہ آگرہ اور اودھ میں شہر آگرہ کے نزدیک ایک موضع چینت کہیڑا بھوڑ پوری آباد ہے۔ جس کو چوہان ذات کے راجپوتوں کی زیادہ رہائش ہونے کی وجہ سے چوہانوں کا گاؤں بھی کہتے ہیں۔ اوس میں ایک زمیندار بلدیو سنگھ جی رہتے تھے۔ جو آپ کے پتا تھے۔ بلدیو سنگھ جی کی دھرم پتنی یعنے آپ کی ماتا کا نام دہن وتی جی تھا۔ آپ کے ماتا پتا بڑے بھاگ وان نیک چلن اور ودوان تھے۔ اُن کے نیک صفات اور برتاؤ سے وہاں کے باشندے اُن سے خوش رہتے تھے۔ اور اُن کی تعریف کرتے تھے۔ آپ کے ماتا پتا کی آپس میں بہت محبت تھی۔

جسکی وجہ سے ہمیشہ ہی اوس گھر میں آنند رہتا تھا-
جس گھر میں استری پُرش دونو کی پریتی ہو اوس میں امن
ہوتا ہے- جیسا کہ شریمان شری جیو آنند ودیا ساگر بھٹا اچاریہ
بی اے بھی اپنی چانک سنگ میں لکھتے ہیں-

شلوک نمبر ۹۰

सुभिक्षं कृषकस्य नित्यं नित्यं सुख
मरोगिणाम् भार्या भर्तुः प्रिया यस्य
तस्य नित्योत्सवं गृह ॥ ९०

ارتھ اچھے سمہ (بارش کے ہونے) پر کسانوں کو سکھ ہوتا ہے نروگی
دیہہ والے (تندرست شخص) کو ہمیشہ سکھ ہوتا ہے- جس پتی (خاوند)
اور پتنی (زوجہ) میں پرسپر (آپس میں) پریتی بھاؤ (محبت) ہے-
اوس گھر میں بھی اوتسوں (خوشیوں) کے موقعات ہوتے ہیں

علاوہ ازیں سری مہاتما پاربتی جی مہاراج کا اُس خاندان
میں جنم ہونا تھا- پھر کیوں نہ اسمیں آنند ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔

دوہا

جیوں ورشنی کی آد میں گھٹا ہوت سکھ کار
اودے چند کی آدی- تنتھی شکلا نام وچار

یعنے جس طرح مینہ برسنے سے کچھ عرصہ پہلے گھٹاؤں سے ہی

آنکھوں کو تروتازگی ملتی ہے۔ اور جس طرح چاند تو دوج کو نمودار ہوتا ہے۔ مگر اُس کا پہلا دن (ایکم) بھی شُکل پکس میں ہی شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کے جنم سے پہلے ہی آپ کے سرِشٹ کل (نیک خاندان) میں ہر طرح سے آنند تھا۔

دوہا ۲

تاریکی جاتی رہی۔ پہلے ہی یہ مان
سورج ابھی نکلا نہیں۔ روشن ہوا جہان

یعنے جس طرح سورج نکلنے سے کچھ عرصہ پہلے ہی اندھیرا دور ہو جاتا ہے آپ کے اُسیطرح گربھہ میں آنے یعنی پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ کے خاندان میں آنند دسکھ تھا۔

کاتک شدی ۲

آپکا جنم اور نام سنسکار

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا جنم شریمتی دھنوتی جی کی کُکھ دشکم ہے سمت ۱۹۱۱ بکرم میں ہوا آپ کے والدین اور رشتہ داروں کو نہایت خوشی حاصل ہوئی آپ کے پتا جی نے آپ کی پیدائش کے چند روز بعد ایک لائق جوتشی کو بلاکر پوچھا کہ اِس کنیا کا نام کیا رکھنا چاہئے۔ جوتشی جی نے وچار کرکے فرمایا کہ اس کے جنم گرہیوں کے انوسار (مطابق) اور ایسا بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہ کنیا بڑی گنوان ہوگی۔ میری رائے میں اِس کا نام

پاربتی رکھنا چاہئے۔ آپ کے والدین یہ سُنکر پرسن چیت (خوش) ہوئے۔ اور آپکا بھی نام بخوشی کمال رکھدیا۔ کہ جو اسوقت زمانہ حال میں سورج کی طرح روشن ہو رہا ہے . . . .

آپکی ایک بڑی بھین بھی تھی۔ جس کا نام بی بی پریم کور جی تھا اور شریمان مرلی دھر سنگھ و شریمان خوشی رام سنگھ دو بھائی بھی تھے۔ مگر سری جہاستی پاربتی جی مہاراج ماتا پتا کو زیادہ بلبھ (پیاری) تھیں آپ کے ماتا پتا آپکی رکھشیا (حفاظت) اِسی طرح کرتے تھے کہ جس طرح جوہری لوگ جواہرات کی پیٹی کی کرتے ہیں۔ پس اِس طرح سے آپکی پرورش پانچ چھ سال تک ہوتی رہی۔ اُن دنوں میں جب آپ ہمراہ اپنے پتا جی کے دھرم سبھا یا گرودوارے یا بازار وغیرہ میں جاتی تھیں۔ تو اکثر لوگ آپ کی بھولی سی شانتی مُندرا کو دیکھکر پوچھتے تھے۔ کہ یہ کنیا کسکی ہے تو آپ کے پتا جی جواب دیتے تھے۔ کہ ایشور کی کرپا سے میری ہے۔ اگر کوئی پنڈت دیکھتا تو ایسا کہتا کہ اس کنیا کے شُبھ لکھشنوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بڑی وِدوان پنڈتہ ہوکر اپنے خاندان اور ماتا پتا کے نام کو کارہائے نیک یعنے سرشٹ کاریوں سے مشہور کرے گی۔

کاتک سُدی ۳

آپکے پتاجی کے جین دھرم پر نسچہ لانے کا ابتدائی ذریعہ

جب سری متی جی کی عمر سات سال کے قریب ہو گئی۔ تو اُن دنوں

میں آپ کے پتا جی کا کسی شخص سے کچھ تنازعہ ہو گیا۔ اور عدالت تک نوبت پہونچ گئی۔ اور آگرہ میں آپ کے پتا جی کا ایک دوست تھا۔ اور اس کا نام بھی بلدیو سنگھ ہی تھا۔ جو ذات کا اگروال تھا اور جین کا مت دگمبر جین تھا۔ جب آپ کے پتا جی نے مقدمہ کا حال اپنے دوست بلدیو سنگھ سے کیا۔ تو وہ بولے کہ میں آپکو ایک خوشخبری بتاتا ہوں۔ کہ آجکل اس جگہ پر سری سری سوامی رتن چند جی مہاراج سویتامبری جین منی کے مشش (چیلے) سری سری سوامی کنور سین جی مہاراج رونق افروز ہیں جو بڑے ودوان اور پنڈت راج ہیں۔ اپنے اور دیگر مذاہب کے شاستروں سے بخوبی واقف ہیں اور جوتش میں بھی ماہر ہیں۔ اگرچہ میں دگمبری ہوں مگر میں ان اُتم پرش مہاتماؤں کا بھی سیوک ہوں۔ اگر آپ ان کے درشن کریں۔ اور وہ مہاتما آپ کے پُن پریوگ سے شائد کچھ ارشاد فرمادیں۔ تو ممکن ہے کہ آپ کا منورتھ پورا ہو جاوے

آپ کے پتا جی اس گفتگو کو سنکر خوش ہوئے۔ اور اُن کے ہمراہ سوامی جی مہاراج کے درشن کو اُن کے استھان پر گئے۔ اور اُن کے چرنوں میں حاضر ہو کر ییتھا بدھی پرنام کیا۔ اور عرض کی کہ سوامی جی مہاراج میں ایک بڑے سنکٹ میں پڑا ہوں۔ تب سوامی جی نے فرمایا کہ اے بھائی فکر نہ کر۔ ۲ × ۲ روز میں ہی سنکٹ کٹنے والا معلوم ہوتا ہے سنکر آپ کے پتا جی کو پوری تسلی ہو گئی اور بعد پرنام بخوشی اپنے گھر چلے گئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ مقدمہ تین ہی دن کے

اندر آپ کے پتاجی کے حق میں فیصلہ ہوگیا۔ آپ کے پتاجی کو اوس وقت سے یہ نسچہ ہوگیا۔ کہ جین مُنیوں کا بچن ستیہ ہوتا ہے پس اوسی وقت سے آپ کے پتاجی نے اپنے دل میں یہ نسچہ کرلیا کہ فرصت ہونے پر سوامی جی مہاراج کے درشن ضرور کیا کرونگا۔ اوسی وقت سے آپ کے پتاجی کو سوامی جی مہاراج کے درشنوں کے موقعات اکثر نصیب ہوتے رہے۔

ضروری نوٹ

کاتک شدی تیج کو سری شبد بی ناتھ جی مہاراج نادیں ترتھنکرنے

(۱) گیانا ورنی کرم (وہ کرم کہ جس نے اُن کے گیان کو چھپا رکھا تھا)

(۲) درشنا ورنی کرم (وہ کرم کہ جس نے اُن کے درشن کو چھپا رکھا تھا)؛

(۳) موہنی کرم (وہ کرم کہ جِس نے چیتن کے آنند اور سمدرشٹ میں بگن پہونچا رکھا تھا (دخل دے رہا تھا)

(۴) انترائے کرم (وہ کرم کہ جو جیو آتما کی شکتی (پرشارتھ) کو روک رہا تھا۔ اِن چاروں کرموں کو سنجم تپ اور گیان دھیان کے ذریعہ سے کہشے (نیست و نابود) کرکے اننت گیان (کیول گیان) اننت درشن (کیول درشن) کو حاصل کیا اسلئے اس روز اِن کا جاپ کرنا چاہئے۔

(کاتک شدی ۱۴)

آپکی ابتدائی تعلیم کا ذریعہ

ایک روز سری متی مہاستی پاربتی جی مہاراج کے پتاجی آپ کو بھی آگرہ میں اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور حسب معمول وہ سوامی کنور سین جی مہاراج کے درشنوں کے لئے گئے تو سوامی جی نے اُن کے ہمراہ آپکو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کنیا کسکی ہے۔ آپ کے پتاجی نے جواب دیا کہ آپ کی کرپا سے میری ہے۔ اسپر سوامی جی مہاراج نے شری متی جی مہاراج کے ہاتھ کی ریکھاؤں کو دور سے بغور دیکھا۔ اور بعد وچار فرمایا۔ کہ اس کنیا میں کئی لکھشن تو ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو شاستروں میں پُن وان پرانیوں کے بیٹے راجاؤں کے یا یوگیوں کے لکھے ہیں۔ اسلئے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لڑکی پُن وان ہے۔ یا تو یہ راج کا راج کریگی۔ یا فقیری کی پوری سادہنا تک پہونچیگی پھر سوچ کر فرمایا کہ استری کو راج کا ملنا تو مشکل امر ہے مگر فقیری لے لیوے تو بہتر ہوگا۔ جس سے پر لوگ بھی سُدھر جاتا ہے اگر یہ کنیا یوگ برتی دیکشا، کو دہارن کریگی۔ تو یم نیم پورے طور پر پالن کریگی۔ اسلئے یہ کنیا بڑی گن وان ودوان اور پنڈت ہوگی۔ اور اسکی سیوا بھگتی میں ہمیشہ بہت لوگ حاضر رہا کریں گے آپ کے پتاجی سوامی جی مہاراج کے ایسے میٹھے امرت بچنوں کو سنکر بہت خوش ہوئے اور بولے کہ سوامی جی مہاراج جو کچھ

آپ نے ارشاد فرمایا ہے ستھ ہے۔ مگر اپنے بیٹا بیٹی کو سادہو بنانا یہ کام نہائت ہی مشکل ہے۔ سوامی جی بولے۔ خیر۔ اس کنیا کو ودیا کا ابھیاس تو کراؤ۔ پھر جیسا ہوگا۔ دیکھا جاویگا۔ اس پر شریمتی جی مہاراج کے پتا جی بولے۔ آپکا فرمان بجا ہے۔ مگر پڑھاویں کس سے سوامی جی نے فرمایا کہ ہم پڑھا سکتے ہیں۔

بلدیو سنگھ جی بولے۔ بہت اچھا۔ اِسکی ماتا سے صلاح کرکے دیکھا جاویگا۔

پس آپ کے پتا جی سری سوامی جی مہاراج کو پرنام کرکے اپنے گھر واپس چلے گئے۔ اور یہ سب ماجرا شریمتی دہنونتی جی کو سُنادیا آپ کے پتا جی اور ماتا جی دونو اس پر کچھ عرصہ تک وچار کرتے رہے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ جب کسی کے پُن اودے ہوتے ہیں۔ تو سب کام خود ہی اچھے بن جاتے ہیں۔ آخر آپ کے والدین نے یہ وچار اکہ راج ہو یا فقیری یہ تو سب قسمت کے متعلق ہے۔ مگر ودیا کا پڑھانا تو ہر حالت میں ہی ضروری ہے۔ پس انہوں نے اس خیال کو اپنے دل میں پختہ جما لیا۔ کہ جس طرح ممکن ہوسکے۔ اس لڑکی کو ودیا پڑھانے کی کوشش کیجائے۔

چنانچہ ایک شبھ مہورت پر آپ سری سوامی جی مہاراج کی حضور میں لائی گئیں۔ اُس وقت آپ کی عمر قریباً سات سال کی تھی۔ بلدیو سنگھ جی کی درخواست پر سوامی جی مہاراج نے آپکو ودیا پڑھانا منظور تو کرلیا۔ مگر فرمایا۔ کہ ہم جین منی ہیں۔ دن کے

وقت تو ہم اس کنیا کو پڑھا سکینگے۔ مگر رات کے وقت استری
ہمارے مکان پر نہیں رہ سکتی۔ اور یہ بھی مشکل امر ہے۔ کہ اس قدر
کم سن (چھوٹی عمر) کی لڑکی اپنے گاؤں سے جو قریباً چار کوس کے
فاصلے پر ہے۔ ہر روز آیا جایا کرے۔ اسلئے اگر آپ کی مرضی ہو
تو یہ کنیا رات کے وقت شریمتی ہیرا دیوی جی کے پاس جو ہمارے
ہی سمپردائے کی آریا ہیں۔ رہا کرے۔ اور وہ آریا جی خود بھی بڑی
ودوان اور پنڈتہ ہیں۔ شرمان بلدیو سنگھ جی بولے۔ یہ کنیا تو
ہمارے پرانوں کا ادھار ہے۔ اگر اس کو یہاں چھوڑ جاویں تو گھر
جاکر کس کو دیکھیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ میں جو کوتوالی میں ایک
ملازم سرکار ہوں۔ ہر روز آتا ہی ہوں۔ اسے بھی ہمراہ لے آیا
کرونگا۔ اور شام کو واپس لیجایا کرونگا۔ اگر کسی روز آریا جی کے
مکان پر بھی رہ جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ سوامی جی نے
فرمایا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ لڑکی چھوٹی ہے۔ اس کا روز
مرہ گھر سے آنا جانا مشکل ہے۔ مگر ہاں اسجگہ آپ کے متر بلدیو
سنگھ جی کا بھی تو گھر ہے۔ کیوں نہ آپ اس کو اُسکے سپرد کردیں۔
آپ کے پتا جی نے سوامی جی کی اس بات کو منظور کرلیا۔ اور
آپ کو اپنے متر کے سپرد کردیا چنانچہ اس وقت سے آپ نے ودیا
کا پڑھنا شروع کیا۔

کاتک شُدی ۵

آپ کے تحصیل علم کا ابتدائی زمانہ

یہ تو پہلے ہی ذکر آچکا ہے۔ کہ جین سُنی شری سوامی کنورسین جی مہاراج کے وِدوان پنڈت جین و دیگر مذاہب کے شاستروں سے واقف تھے۔ اب یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ آپ کیسی لائق اور تیزفہم تھیں۔ جب آپنے سوامی جی مہاراج سے سمت ۱۹ بکرم میں پڑھنا شروع کیا تو آپ معمولی پڑھنا اور لکھنا تو ایک تھوڑے ہی عرصہ میں سیکھ گئیں۔ اور جو سنتھا (سبق) آپ اُن سے لیتیں اُسے فی الفور ہی یاد کرلیتی تھیں۔ جن شلوکوں کا ارتھ آپ سوامی جی سے سنتی تھیں۔ اُن کے شبدوں کے جُدا جُدا ارتھ کرکے سوامی جی کو سنا دیتی تھیں۔ جنہیں سنکر سوامی جی نہائت ہی خوش ہوتے تھے۔ یہ آپ کی بال اوستھا (بچپن) کی بُدھی کا ذکر ہے۔ پس رفتہ رفتہ تھوڑے عرصہ کے اندر ہی شری مہاں ستی جی مہاراج کو تحصیل علم کا شوق اس قدر بڑھ گیا۔ کہ آپ کے پتاجی جب کبھی آپ کو گھر جانے کے لئے کہتے تو آپ یہ جواب دیتیں کہ جانے سے میرے سبق میں ہرج ہوگا۔ اسلئے میرا یہاں رہنا ہی بہتر ہے ایک روز آپ کے پتاجی نے آپکو یہ بھی کہا۔ بیٹی بس اتنا ہی پڑھا کافی ہے۔ چٹھی پتری کا پڑھنا تو سیکھ چکی ہو اور پستکیں بھی پڑھ سکتی ہو اور بھکتا مبر وغیرہ کا پاٹھ بھی کرسکتی ہو۔ اب

اور زیادہ پڑھکر کیا کرو گی۔ آپ کے پتا جی کے یہ بچن آپ کو
ایسے دکھ دائی معلوم ہوئے۔ کہ جیسے کوئی کسی پیاسے کو امرت کے
پینے سے منع کرتا ہے۔ ادھر سوامی کنور سین جی مہاراج نے بھی
جو آپکا اس قدر زیادہ شوق دیکھکر نہایت خوش ہو رہے تھے۔
اور جن کا یہ خیال تھا کہ شری مہاستی پاربتی جی مہاراج ودیا پڑھنے
کے لائق ہیں۔ آپ کو ودیا کا دینا گویا ایک کلپ برکھش کو سینچنا
ہے جب آپ بڑی ہونگی۔ واقعی ایک کلپ برکھش کی طرح گنوں
کی داتا ہونگی۔ خود دھرم کا نمونہ بنکر دھرم کا بھاؤ انیک پرانیوں
کے ہردوں میں پیدا کرائینگی۔ آپ کے پتا جی سے مخاطب ہوکر
بولے۔ ارے بلدیو سنگھ ابھی اس بالکا (لڑکی) کو تو یہیں
رہنے دے۔ پس آپ کے پتا جی سوامی جی کے اس بچن پر
انکار نہ کر سکے۔ اور بولے بہت اچھا مہاراج۔ پس سوامی جی
نے بڑی محنت سے آپکو ودیا پڑھائی۔ چنانچہ آپ اس طرح متواتر
چھ سال تک تعلیم پاتی رہیں۔ اور آپکو ودیا کا ابھیاس اچھا
ہوگیا۔ جن پستکوں کو آپنے سوامی جی مہاراج سے اس عرصہ
میں پڑھا۔ ان کے نام ذیل میں درج ہیں۔
(۱) تتو پدارتھ (۲) پرتی کرمنا سوتر (۳) چوبیس ڈنڈک کا
وچار (۴) امرکوش (۵) دسویں کالک سوتر (۶) اوترادھین سوتر
(۷) ویرستوتی (۸) نی پدر جا وغیرہ وغیرہ۔

کانک شدی ۶

آپ کو ویراگ اُتپن ہونا

شری مہاستی پاربتی جی مہاراج کے دل میں شاستروں کے پڑھتے پڑھتے خود ہی ویراگ پیدا ہو گیا۔ آپ کے دل میں ایسا خیال پیدا ہوا کہ ایسی تجاویز ضرور سوچنی چاہئیں۔ کہ جن سے چوراسی لاکھ یونیوں کے دُکھوں سے چھٹکارا ہو سکے۔ دنیاوی سکھ سب ناپائیدار ہونے کی وجہ سے جھوٹے ہیں۔ ابدی سکھ اُسی آنند کا نام ہے کہ جو اِس آواگون سے نکلکر موکش پد میں حاصل ہوتا ہے۔ دیکھئے اتنی چھوٹی عمر میں ایسے عالمانہ خیالات کا پیدا ہونا کیسا مشکل امر ہے۔ مگر کہنہ (بزرگ) ہیں جیسی دستو رکھو ویسی ہی خوشبو اس میں بیاپ جاتی ہے۔ پس شریمتی پاربتی جی مہاراج نے خود ہی جھوٹے سنساری سُکھوں کی اِچھیا (خواہش) نہ کر کے اپنے والدین (ماتا پتا) سے یوگ برتی کے دھارن کرنے کی آگیا مانگی کیونکہ جین دھرم کے نیموں کے انکول (مطابق) ویراگی کو اپنے ماتا پتا سے آگیا (اجازت) کا حاصل کرنا ایک ضروری امر ہوتا ہے۔ آپ کے والدین آپکی زبان سے یہ بچن سنتے ہی گھبرا گئے۔ کیونکہ کون چاہتا ہے۔ کہ اُس کا لخت جگر جو اس قدر ناز (پیار) سے پرورش کیا گیا ہو۔ سادھو ہو جاوے۔ اور سنساری سُکھوں

سے محروم رہ جاوے۔ اور سخت تکالیف فقیری کی برداشت
کرے۔ آپ کے پتاجی بولے۔ اے پتری ابھی تیری عمر چھوٹی ہے
جین نیم انوسار سنجم برتی کے سادھن بہت کٹھن (مشکل)
ہیں۔ ان تکالیف کو تو کس طرح برداشت کرسکیگی۔ تونے سادھو
بنکر لینا ہی کیا ہے۔ کھاؤ پیؤ کھیلو اچھا گھر دیکھکر تمہاری شادی
کر دی جائیگی۔ خبردار فقیری کا نام بھول کر بھی نہ لینا۔
مگر شریمتی پاربتی جی مہاراج کہ جن کے دل میں ویراگ
کا بہاؤ بھرا ہوا تھا۔ بولیں۔ ماتا پتاجی۔ سنساری سکھ تو
اگیانیوں کو اچھے لگتے ہیں۔ گیانیوں کے نزدیک تو زہر بھرے
لڈوؤں کی مانند ہیں۔ آپ کے ماتا پتاجی یہ جواب سنکر غمگین اور
حیران ہوکر بولے۔ اے پتری۔ یہ تو ٹھیک کہتی ہے۔ مگر سادھو
پن بھی تو۔ اتی کٹھن ہے۔ اور پھر جین کی فقیری۔ کہ جس میں جیتے
جی گویا مر جانا ہے۔ کیونکہ کوڑی پیسہ تک نہ رکھنا۔ دنیا کے عیش
و آرام سے کنارہ کرنا۔ بیتی رہنا۔ اور بھوک لگے۔ تو گرہستیوں
کے گھروں سے نردوش بھکشا لا کر کھانا۔ بھوک پیاس گرمی سردی
وغیرہ وغیرہ سخت تکالیف کا برداشت کرنا۔ یہ کام تیرے لئے
نہایت ہی مشکل ہونگے۔ پس ہم تجھے اجازت ہرگز نہ دینگے۔
کیا ہم نے تجھے اس قدر ناز سے اسی لئے پالا ہے کہ تو ہمیں چھوڑ
کر فقیری لے لے۔ جب شریمتی جی مہاراج نے اپنے ماتا پتا کے ایسے
محبت بھرے الفاظ سنے۔ تو بڑی حلیمی سے بولیں۔

اے پتا جی - جسمانی (دیہہ) دھرم کے سادھن - کھان - پان - بھوگ بلاس وغیرہ تو ہم ہر جنم میں اناد ی کال سے ہی کرتے آئے ہیں ایسے سُکھوں کی سمجھ تو پشوؤں تک کو بھی حاصل ہو مگر گیان ویراگ سنجم وغیرہ آتم دھرم کے سادھن تو منش دیہہ کی پراپتی پر آپ جیسے آریہ کُل میں ہی اوپتن ہو کر کئے جا سکتے ہیں - حاصل کلام یہ کہ اصلی سُکھ کی پراپتی صرف دھرم کرنے سے ہی ہو سکتی ہے ورنہ دوسرے سنساری سُکھ تو سب فانی ہی ہیں - اسی طرح کئی قسم کے سوال وجواب آپس میں ہوتے رہے - مگر اس گفتگو سے شریتی جی مہاراج ویراگ میں اور بھی پختہ ہو گئیں - سچ ہے جس کے ہردے میں ستیہ دھرم کا اثر ہو چکا ہو اس کو استیہ مارگ (جھوٹھے راستہ) کی طرف کون راغب کر سکتا ہے

دِرِشٹانت - کسی زمانہ میں ہندوستان میں ایک بسنت پور شہر آباد تھا - جس میں ایک سیٹھ دھندت رہتا تھا - اس کا ایک فرزند دیودت تھا - جو چھوٹی عمر میں ہی تھا - کہ اس کا باپ فوت ہو گیا - جس سے اس کے گھر کا انتظام بھی بگڑ گیا - اور کاروبار کے باقاعدہ نہ چلنے سے تنگدستی ہو گئی - لڑکا بھی بوجہ عمدہ طور پر پرورش نہ پا سکنے کے دبلا ہو گیا

جب کبھی وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ کھیلنے جاتا تو وہ ہنسی میں اکثر ایسا کہتے تھے - کیا تیری ماں تجھے دودھ نہیں پلاتی - جو کہ تو اس قدر لاغر ہو رہا ہے -

ایک دفعہ دیودت بولا دودھ کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سفید سفید۔ چنانچہ اس روز دیودت نے گھر میں آکر اپنی ماتا سے دودھ طلب کیا۔ مگر ماتا اس کی اب غریبی کی حالت میں تھی۔ وہ دودھ دے کہاں سے سنتے ہی گھبرا کر آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔ دل میں سوچنے لگی۔ یہ نادان بچہ اپنی قسمت سے بے خبر ہے اسلئے دودھ مانگ رہا ہے۔ ماتا نے یہ خیال کر کے کہ جب گھر میں دودھ تھا تو اس وقت لڑکا نہیں تھا۔ اور جب لڑکا نصیب ہوا تو دودھ نہ رہا۔ سخت افسوس کیا۔ ماتا نے ہر چند دیودت کو سمجھایا مگر اس نے اپنی ضد کو نہ چھوڑا جب کچھ بن نہ آئی تو ماتا نے آٹے کو پانی میں گھولکر دے دیا۔ بیٹے نے بخوشی لے لیا اور اس کا رنگ سفید پاکر دودھ سمجھ کر پی گیا۔ اسی روز سے جب لڑکا دودھ مانگتا۔ تو اس کی والدہ اسے آٹا گھولکر ہی دیدیتی۔ اتفاقاً ایک روز دیودت اپنے ایک دوست کے گھر چلا گیا۔ دوست کی والدہ نے جب اپنے لڑکے کو دودھ کا گلاس دیا تو دیودت کو بھی ایک گلاس دودھ کا دے دیا۔ جب دیودت نے دودھ پیا تو اس کی لذت ہی نرالی پائی۔ نہایت خوش ہوا اور دل میں وچارا۔ کہ جو میری ماں دودھ دیتی رہی ہے بڑا بد ذائقہ تھا۔ جو دودھ میں نے آج پیا ہے اسکی بہت اچھی لذت ہے مجھے آج معلوم ہوا کہ خالص واصلی دودھ یہی ہے اور یہی طاقت

دینے والا اور جسم کے فربہ (موٹا) کرنے والا ہے جو آج ملا ہے۔
پس وہ فوراً گھر گیا۔ اور حسب معمول اپنی ماں سے دودھ مانگا
تو اُس نے بھی پہلے ہی کی طرح آٹے کو پانی میں گھول کر دیدیا۔
بیوقت فوراً بول اُٹھا۔ اے ماتا جی میں آج اصلی دودھ
پی کر آیا ہوں۔ اب ہرگز بناوٹی یعنے نقلی دودھ نہیں پی سکتا
اب مجھے تحقیق ہو گیا ہے کہ جو دودھ آپ مجھے پلاتی رہی ہیں وہ
دودھ نہیں تھا۔ بلکہ آٹے کا دھوون تھا۔ اب واقف ہونے
پر اُسے کیسے پی سکتا ہوں۔

پس اسی طرح جب شریمتی پاربتی جی مہاراج نے گیان
مئے امرت کو اصلی دودھ کی طرح پی لیا۔ تو پھر اُنہیں آٹے کے
دھوون کی مانند جھوٹے اور ناپائیدار سنساری سکھ
کیسے پسند آسکتے تھے۔ اسلئے شری مہاستی جی مہاراج ہر طرح سے
ویراگ، کو ہی ترجیح دیتی رہیں۔ چنانچہ جب آپ کے پتا جی
نے آپ کو اس قدر درڑھ (ثابت قدم) پایا تو اُسوقت
انہیں سوامی کنور سین جی کے بچن بھی یاد آگئے۔ یہی کہ
سوامی جی نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ لڑکی سنجم لے گی سوامی
جی کے بچن پر دچار کر کے اور کچھ شری مہاستی جی مہاراج کے
پچھلے پُن اُودے سے بلدیو سنگھ جی آپکو سنجم برتی سے نہ
روک سکے اور آگیا دیدی پس شری مہاستی پاربتی جی
مہاراج نے اپنے ماتا پتا کی آگیا لیکر شری ستی ہیراں دیوی جی

کے چرنوں میں حاضر ہو کر اس خوشخبری کو سنا دیا جسے سُنکر وہ بھی نہائت ہی خوش ہوئیں۔

کاتک شدی ۵ آپ کا سنجم دھارن کرنا

سری سری ستی ہیرا ندیوی جی مہاراج نے شریمتی پاربتی جی کو ویراگ میں درڑھ پاکر اُن کو دیکھشا دینے کے لئے آگرہ سے جمنا پار کی طرف بیہار کر دیا۔ اور بچرتی ہوئیں اتم گاؤں میں پدھاریں۔ اُن دنوں وہاں پر سری سری سوامی جیون رام جی مہاراج جین مُنی کے ششش آتما رام جی جو بعد ازاں پیتا مبری لباس دھارن کرکے آنند بجے کے نام سے مشہور ہوئے تھے۔ وہ براجمان تھے۔ اور سری سری سوامی رتن چند جی کے ششش سری سری سوامی چتربھج جی بھی براجمان تھے اتم گاؤں کے شراوکوں نے شریمتی پاربتی جی مہاراج کی دکشا کا مہوتسو اپنے ہی گاؤں میں کرنا بڑی خوشی سے منظور کیا۔ آپ کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل تین اور بال برہم چارنی ویراگ وان شریمتیوں کی بھی دکشا تھی۔

(۱) بی بی موہنیا جی (۲) بی بی سندریا جی (۳) شریمتی پاربتی جی مہاراج کے حقیقی چچا سکھدیو سنگھ جی کی کنیا بی بی جیو و جی۔

چاروں شریمتیوں کی دکھشا کی تاریخ رتی چیت شدی ۲ سمت ۱۹۷۲ قرار پائی۔ اتم گاؤں کی برادری نے اسی مبارک موقعہ پر بہت شہروں کے شراوک اور شراوکا کو مدعو کیا۔ اسوقت وہاں سادہو سادہوی۔ شراوک شراوکا یاروں تیرتھ موجود تھے۔ غرضیکہ ایک مبارک اور قابل دید موقعہ تھا۔

اسوقت صرف اِن ویراگ وان شریمتیوں کے درشن ہی کوتاں پاپ کے دَل کو کھشَہ کرنے دالے تھے۔ کیونکہ ویراگ کے رنگ اور دھرم میں چڑھتے پرنام دکھیا لینے کے وقت جس قدر اوتساہ پر ہوتے ہیں ویسے اُتساہ پر۔ پھر کسی وقت ہی سادہو مہاراج یا آریاجی مہاراج میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ یہانتک کہ ویراگی پُرش دکھشا لینے کے وقت پرنامون کی نرملتا ہونے کے سبب ساتویں گُن ستہان پد کو دھارن کرتے ہیں۔ جو جو خاص خاص ویراگ کو ظاہر کرنے والے واقعات دکھشا لینے کے وقت ہِردوں میں اوتپن ہوتے ہیں۔ اُن کا دیگر موقعات ہِردوں میں اوتپن ہونا نہائت ہی مشکل ہے۔ دھرماتما پرش اِس بات کو ضرور تسلیم کرینگے۔ کہ دکھشا لینے کے وقت ویراگ وان پرش یا اِستری کے گنوں کا اندازہ کرنا امر محال بلکہ ناممکن ہے۔ اور اسی لئے دکھشا لینے کے وقت سادھو سادھوی شراوک شراوکہ چار تیرتھوں کے اکٹھے ہونے کا رواج پہلے سے ہی جاری ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دہرم کا مہوتسو دکشیا سے بڑھکر اور کوئی نہیں ہے۔ اسلئے اُن کو جتنی

خوشی سے منایا جاوے۔ اُتنا ہی اچھا ہے۔ اُسوقت شریمتی جی مہاراج کی عمر شروع ۱۴ سال کی تھی۔ چنانچہ آپنے معہ دیگر تین شریمتیوں کے جین دکھشا کو دھارن کیا۔ یعنی سنسار یک سب کاروبار سے الگ ہوکر جین کے نیموں کے مطابق سنجم یرتی تا زندگی پالن کرنا منظور کرلیا (یعنی دیا ستیہ۔ دت۔ برہمچریہ۔ اپرگرہ) ان پانچ مہابرتوں کو دھارن کیا۔ آہا وہ سما بھی کیسا اُتم ہوگا۔ جب آپ کو دکھشا کا پاٹھ چاروں تیرتھوں کے درمیان پڑھلیا ہوگا یہ مہوتسو کو اتم گاؤں کے شراوکوں نے انجام دیا۔ شری ستی ہیرانیوی جی مہاراج نے آپ کو ہمراہ لیکر وہاں سے بہار کردیا۔

کاتک شدی ۵

آپ کے ابتدائی ۵ چترماسوں میں جین سوتروں کی تعلیم

سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا پہلا چترماسہ بمقام گاؤں گنگیرو ضلع مظفرنگر ہمراہ اپنی گوریانی جی مہاراج کے ہُوا۔ اِس میں آپنے چند گرنتھ پڑھے۔ بعد چترماسہ آپ ہمراہ گورنی جی مہاراج آگرہ میں تشریف فرما ہوئیں۔ وہاں پر آپ نے سری سوامی کنوسین جی مہاراج سے سری آچارنگ وسوگڑانگ وغیرہ چند سوتروں

کو پڑھا- اور سوتر گیان کو حاصل کرنے کے لئے سمت ۱۹۲۵ سے
سمت ۱۹۲۶ تک کے چار چتر ماسے آپ نے لگاتار آگرہ میں ہی کئے-
ایک روز سری سوامی کنور سین جی مہاراج کا ایک بھگت جو
بمشاہرہ [illegible] روپے ماہوار ایک ملازم سرکار تھا- درشنوں کو
آیا- اور شریتی جی مہاراج کی بُدھی کو دیکھکر بولا کہ اجی آریا جی-
آپ نے دنیاداری کے آراموں سے تو مُنہہ موڑ ہی لیا ہے مگر میرا خیال
ہے کہ اگر آپ انگریزی کی تعلیم حاصل کریں تو ڈاکٹری کا امتحان
پاس کر کے یورپین لیڈیوں یا مِسوں کی طرح آپکو چار پانچ سو روپیہ
ماہوار کی آمدنی بھی ہو جاوے اور پھر اوپکار بھی بڑا ہو- شری
مہاستی جی مہاراج نے فرمایا- اے بھائی میں تو پرماتما کی نوکری
کر کے کام- کرودھ- لوبھ- موہ- وغیرہ وغیرہ اندرونی بیماریوں
کے علاج معالجہ کے طریق کا سیکھنا اور سکھانا ضروری خیال کرتی
ہوں- کہ جس سے آتما کو ہمیشہ کے لئے آنند اور سُکھ کی پراپتی ہو سکے
یہ جو بیرونی امراض ہیں- وہ تو جسم کے ساتھ ہی پیدا ہو کر ساتھ
ہی ناش ہو جاتی ہیں- مگر جو مذکورہ بالا اندرونی امراض ہیں وہ
پرلوگ میں بھی تکلیف دِہ ہوتی ہیں- تا ہم بھی کسی علم کا حاصل
کرنا اچھا ہی ہے- آپ مجھے انگریزی پڑھاویں- چنانچہ بموجب اجازت
مہاراج کنور سین جی اس نے پڑھانا شروع کر دیا- مگر تھوڑی انگریزی
پڑھنے پر آپ کی گورو رانی جی مہاراج نے آپ کو کہا- کہ جتنا وقت
تم انگریزی کی پڑھائی پر صرف کرو گی اتنا ہی سوتروں کی پڑھائی میں